Lesson 3. Al-Baqarah (Ayaat 14– 20): Day 20 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا اِلٰى شَيٰطِيۡنِهِمۡ ۙ قَالُوۡٓا اِنَّا مَعَكُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۱۴﴾

اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہم بھی ایمان والے ہیں۔ اور اپنی نسبت ایمان والوں سے جوڑتے ہیں۔ اپنے آپ کو دیندار ظاہر کرتے ہیں۔ اور جب مشرکین، فاسقین اور بُرے لوگوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمھارے ساتھ ہیں۔ یہاں لفظ **خَلَوۡا** استعمال ہوُا ہے۔یعنی تنہائی، اندر، باہر کہیں بھی ملیں تو اُن سے کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان والوں کے ساتھ مذاق کر رہے تھے۔ اَصل میں تو ہم تمھارے ساتھ ہیں۔ یہود منافقین سے پوچھتے تھے کہ تم مسلمانوں کے ساتھ کیوں گھل مل رہے ہو؟ وہ آگے سے کہتے ہیں کہ ہم تو اُن کا مذاق اُڑانے گئے تھے۔

اَللّٰهُ يَسۡتَهۡزِئُ بِهِمۡ وَيَمُدُّهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۱۵﴾ اللہ اِن کا ایسے مذاق اُڑاتے ہیں کہ اِن کی رسّی دراز کر دی جاتی ہے۔ کہ جاؤ جو کرنا ہے کر لو اور تمھارے گناہوں کی لسٹ لمبی ہو جائے پھر اللہ اِن کو پکڑے گا۔ یہاں لفظ **مُدُّ** استعمال ہوُا ہے جیسے مدّ کو لمبا کھینچتے ہیں ویسے ہی اِن کو مہلت مل گئی ہے۔

عمُ کے معنی آنکھ کا اندھا اور **يَعۡمَهُوۡنَ** یہاں دِل کے اندھے کی بات ہو رہی ہے۔ اندر کی بصیرت سے محروم۔ اللہ کی سنّت یہ کہ فوراً نہیں پکڑ تا۔ انسان کو مہلت ملتی ہے۔

اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالۡهُدٰى ۖ فَمَا رَبِحَتۡ تِّجَارَتُهُمۡ وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۶﴾

اِن لوگوں نے ھدایت کے بدلے گمراہی خرید لی (پسند کی)۔

سورۃ فاتحہ کی طرف چلتے ہیں وہاں ہم نے ھدایت مانگی تھی۔ متّقین کو تو ھدایت مل گئی اور کافروں سے کہہ دیا گیا کہ تمھارے لئے دردناک عذاب ہے اَب یہاں تیسرے گروہ کی بات ہو رہی ہے کہ منافقین کو بھی ھدایت نہیں ملے گی۔

منافقین ھدایت کی طرف آئے ضرور تھے لیکن پھر دُنیاداری میں گم ہو گئے۔ عیش وآرام، خواہشوں کے غلام اور لوگوں کو خوش کرنے میں پڑ گئے اور زندگی کا اَصل مقصد بھول گئے۔ اُن کو اِس تجارت نے کوئی فائدہ نہ دیا۔

دُنیا کی ہر نعمت اگر ھدایت ہے تو نعمت ہے ورنہ وہی چیز فتنہ بن جائیگی۔ مثال مال، اولاد، عقل

کتنی بد قسمتی ہے کہ ہدایت کی طرف آئے ضرور لیکن اُس کا کوئی فائدہ نہیں ہوُا ہے۔ جہاں ہم خیر لے سکتے تھے وہاں ہم نے اپنے لئے کیسے فتنہ بنالیا؟

بچّے کی شادی کو کیسے اپنے لئے رحمت یا فتنہ بنا سکتے ہیں؟ پیسے کو صدقہ کریں گے یا فلم دیکھیں گے؟

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾ مثال اُس شخص (نبی پاکؐ) کی جس نے آگ جلائی (اسلام کا نور)۔ جب اُس (نبیؐ) نے اپنا ماحول روشن کر دیا (اسلام کی خیر وبرکت پھیلی)۔ پھر اللہ اِن سے نور لے گیا اور اِن کو اندھیروں میں چھوڑ دیا گیا۔ یہ دیکھ نہیں سکتے یعنی منافقین کو ھدایت نہیں ملی۔

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام موجود تھا، نبیؐ پاک موجود تھے اسلام کی چمک سے سب روشن ہو رہا تھا لیکن منافقین کو ہدایت نہیں ملی۔ اِن کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو گئی اور اِن کو کچھ نظر ہی نہیں آتا۔

صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡیٌ فَهُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۱۸﴾ یہ گونگے، بہرے اور اندھے ہیں اور کبھی نہیں لوٹے۔

منافق بد قسمت ہے، ہدایت دیکھی تو صحیح لیکن پہچانی نہیں۔ ہدایت کو دیکھ کر اِس سے منہ موڑ لیا۔

اوپر والی آیت کو دیکھیں تو اسلام کو آگ کہا گیا ہے حالانکہ نور لفظ زیادہ خوبصورت ہے۔

- نار یعنی سورج کی روشنی میں زیادہ روشنی ہے اور نور سمجھ لیں چاند کی روشنی کم ہوتی ہے۔
- سورج کی روشنی اپنی ہے، چاند کی اُدھارلی ہوئی۔ اسلام کا اپنا لائف سٹائل ہے، اپنا مزاج ہے۔
- آگ پھیلتی ہے تو ہر جگہ جاتی ہے کہ اسلام ایک بندے سے دوسرے تک اور آگے تک۔
- آگ چیزوں کو گلا دیتی ہے۔ اسلام انسان کو اندر سے گلا دیتا ہے، نرم کر دیتا ہے۔
- آگ کی روشنی خود لینے جانا پڑتا ہے اور اگر احتیاط نہ کی جائے تو آگ جلا دیتی ہے۔ اسلام کی ہدایت خود لینی پڑتی ہے اور اگر سنبھل کر نہ رہا جائے تو انسان بھٹک سکتا ہے۔

آگ میں قریب کا ماحول زیادہ روشن ہے دور ہوتے جائیں تو اندھیرا بڑھ جاتا ہے۔ اسلام سے قریب رہیں گے تو کامیابی ہے۔ اسلام دُنیا میں سب سے زیادہ پھیلنے والا مذہب ہے

عمل کا نفاق: سُستی کی وجہ سے عمل نہیں کرتے۔ عقیدے کا نفاق: اسلام دِل میں گیا ہی نہیں

اَوۡ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیۡهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعۡدٌ وَّبَرۡقٌ ۚ یَجۡعَلُوۡنَ اَصَابِعَهُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِیۡطٌۢ بِالۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۱۹﴾ یا ان کی مثال بارش کی سی ہے کہ آسمان سے (برس رہا ہو اور) اس میں اندھیرے پر اندھیرا (چھا رہا) ہو اور (بادل) گرج (رہا) ہو اور بجلی (چمک رہی) ہو تو یہ کڑک سے (ڈر کر) موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اللہ کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے

ہوئے ہے﴿۱۹﴾ اسلام آتا ہے تو آزمائش بھی ہوتی ہے۔ **أَصَابِعَهُمْ** یعنی اپنی انگلیوں کی پوریں اپنے کانوں میں دے لیتے ہیں۔ منافق جب اسلام کا کوئی ایسا حکم سنتے ہیں جو یہ ماننا نہیں چاہتے تو اسلام کی بات سُننا بھی پسند نہیں کرتے۔ یعنی دین کے کچھ احکامات پر عمل کرنا اُن کو موت کا پیغام لگتے ہیں۔

کہ آج کے ماحول میں یہ کیسا ہوگا؟ تو یہ دین اور کتاب سے دور ہو جاتے ہیں **وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھنا نہیں چاہتے کہ عمل کرنا پڑے گا، معصوم اور اَن جان بن کر زندگی گزار رہے ہیں۔**

اگر بھولے بھالے بن کر اور کتاب بند کر کے زندگی گُزارنا چاہتے ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ اللہ اِن کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ یہ عملی منافق ہیں۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۰﴾ قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو اُچک لے جائے۔ جب بجلی (چمکتی اور) ان پر روشنی ڈالی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کانوں (کی شنوائی) اور آنکھوں (کی بینائی دونوں) کو زائل کر دیتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے﴿۲۰﴾

یہاں یہ اشارہ ہے کہ جب دین کا آسان کام ہوتا ہے تو عمل کر لیتے ہیں اور جب کوئی اسلام کی قربانی کا حکم ملتا ہے تو چھوڑ جاتے ہیں۔ یعنی مشکل وقت پر ھدایت کو چھوڑ کر اندھیروں میں چلے جاتے ہیں۔

وہ لوگ جنہوں نے دین کو پورا تسلیم نہیں کیا۔ کچھ باتیں مان لیتے ہیں اور کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ جھوٹا اسٹیٹس۔ جھوٹی خواہشات۔ سب جاہلیت ہیں۔ یعنی کہ نماز نہ پڑھیں صرف کوئی وظیفہ کر لیں۔

آج کی آیات سُن کر صرف یہ سوچیں کہ کیا ہمارے اندر تو کوئی منافقت نہیں ہے؟